جناب محمد نواز شریف

وزیر خزانہ ، پنجاب

کی

تـقـــریـــر

بسلسلہ

بجٹ برائے ۸۲-۱۹۸۱ء

ہفتہ ، ۲۷ جون ۱۹۸۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز خواتین و حضرات ۔ اسلام علیکم۔

مجھے آج شام اس امر کا اعزاز حاصل ہے کہ میں پنجاب کا آئندہ مالی سال ۸۲-۱۹۸۱ء کا بجٹ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اس کی چیدہ چیدہ تفاصیل بیان کرنے سے پیشتر میں صوبے کی موجودہ مالی سال کی صورت حال کا ایک جائزہ پیش کروں گا ۔

۲ ۔ جب ۲۱ جون ۱۹۸۰ء کو گورنر پنجاب نے موجودہ سال کے بجٹ کا اعلان کیا تھا ۔ اس وقت ہمیں امید تھی کہ غیر ترقیاتی مد میں ہمیں تیس کروڑ باسٹھ لاکھ روپے کی بچت ہوگی ۔ لیکن بجٹ کے اعلان کے فوری بعد ہی کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے اور چند ایسے عوامل پیدا ہوئے ۔ جن سے صوبائی بجٹ کے تخمینہ جات بڑی حد تک متاثر ہوئے ۔

۳ ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے وفاقی بجٹ میں کچھ ایسے اقدامات شامل کئے گئے تھے ۔ جن سے صوبائی حکومت پر اضافی ادائیگیوں کا بوجھ پڑ گیا ۔ جو سرکاری ملازمین پندرہ سو روپے ماہوار تک تنخواہ پا رہے تھے ۔ ان کو تیس روپے ماہوار کا مزید مہنگائی الاؤنس دیا گیا ۔ سرکاری ملازمین کے سفری الاؤنس کی شرح میں اضافہ کیا گیا ۔ ریٹائر شدہ سرکاری ملازمین کی پنشنیں بھی بڑھائی گئیں۔ اسی قسم کی مراعات صوبائی حکومت نے اپنے ملازمین اور پنشن یافتہ افراد کو بھی دیں ۔ جن پر موجودہ مالی سال میں چھبیس کروڑ بتیس لاکھ روپے صرف ہوئے۔ پٹرول سے تیار شدہ اشیاء اور ٹیلی فون کے اخراجات بھی کافی حد تک بڑھ گئے ۔ واپڈا نے بھی یکم نومبر ۱۹۸۰ء سے بجلی کے ریٹ میں اضافہ کر دیا ۔ ان شعبوں میں قیمتوں اور اخراجات کے اضافوں سے محکمہ آب پاشی کے ٹیوب ویلوں کو چلانے کے اخراجات میں اضافہ ہوا ۔ اور اس ضمن میں متعلقہ سرکاری محکمہ جات کے ضروری اخراجات پورا کرنے کے لیے مزید چھ کروڑ اکاسی لاکھ روپے کا بوجھ آ پڑا ۔ چونکہ واپڈا نے بجلی کی شرح میں اضافہ یکم جولائی ۱۹۸۰ء کی بجائے یکم نومبر سے کیا تھا ۔ لہذا صوبائی حکومت کو بجلی پر ڈیوٹی سے متوقع آمدنی میں دو کروڑ چھیانوے لاکھ روپے کے قریب خسارہ رہے گا ۔

۴ ـ اضافی ادائیگیوں اور دیگر وجوہات کی بناء پر آمدنی میں جو کمی واقع ہوئی ـ وہ بہرحال آمدنی کے کئی دوسرے ذرائع سے پوری ہوگئی ـ موجودہ مالی سال کے لئے وفاقی حکومت نے اپنے بجٹ میں جو نئے ٹیکس لگائے تھے اس آمدنی سے ہمارے حصے میں اسی کروڑ اٹھاون لاکھ روپے آئے ـ ۱۹۸۰ء کی خریف کی فصل سے آبیانہ میں اضافہ سے سات کروڑ پانچ لاکھ روپے حاصل ہوئے ـ عشر کے نفاذ کے سلسلے میں متوقع آمدنی سے صرف ایک فصل کی آمدنی بجٹ کے تخمینے میں شامل کی گئی تھی ـ لیکن اس کے باوجود زمین کے لگان میں تین کروڑ پچاسی لاکھ روپے کی زائد آمدنی وصول ہوئی ہے ـ سرکاری محصولات اور واجبات کی وصولی کے لیے جو غیر معمولی کوشش کی گئی ـ اس کے نتیجے میں ـ سٹیمپ ڈیوٹی ـ رجسٹریشن فیس اور محکمہ ایکسائز اور ٹیکسیشن سے متعلق دوسرے محصولات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے ـ بجٹ کے تخمینے میں یہ آمدنی سو کروڑ اٹھانوے لاکھ روپے متوقع تھی ـ لیکن اب ان مدوں میں یہ آمدنی ایک سو سولہ کروڑ اکتالیس لاکھ روپے تک بڑھ جائے گی ـ یعنی پندرہ کروڑ تنتالیس لاکھ روپے کا اضافہ ہوگا ـ دوسری مدوں میں اضافہ ـ جن میں عبوری وفاقی امداد بھی شامل ہے ـ مزید آٹھ کروڑ گیارہ لاکھ روپے کی آمدنی کا موجب ہوگا ـ

۵ ـ آمدنی میں اس اضافے کے باعث حکومت پنجاب کو اس بات کی ضرورت نہیں ہوگی ـ کہ وہ اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے کچھ منصوبوں کو بروئے کار لانے کے لیے وفاقی حکومت سے کوئی قرض حاصل کرے ـ اس سے ہمیں پانچ کروڑ چھبیس لاکھ روپے کی وہ رقم بچ جائے گی ـ جو ہم نے قرض حاصل کرنے کی صورت میں اس پر سود کی ادائیگی کے لیے مختص کی تھی ـ

۶ ـ ادائیگیوں اور آمدنی دونوں میں اضافوں کے بارے میں ـ میں نے جو صورت حال بیان کی ہے ـ اس کا حتمی نتیجہ یہ ہے کہ جہاں غیرترقیاتی اخراجات اپنے اصلی تخمینے یعنی پانچ سو چھیاسی کروڑ انہتر لاکھ روپے سے بڑھ کر چھ سو اٹھارہ کروڑ اٹھاون لاکھ روپے تک پہنچ گئے وہاں مجموعی آمدنی کی رقم بھی چھ سو چھ کروڑ چون لاکھ روپے سے بڑھ کر سات سو اکیس کروڑ چھپن لاکھ روپے تک پہنچ جائے گی ـ جس سے ایک سو دو کروڑ اٹھانوے لاکھ روپے کی بچت ہوگی ـ اور اگر اس میں گیارہ کروڑ چوہتر لاکھ روپے کی محاصل سرمایہ کی رقم شامل کر دی جائے ـ تو غیر ترقیاتی مد میں اس سال ہمیں ایک سو چودہ کروڑ بہتر لاکھ روپے کی واضح بچت ہوگی ـ

۷ ـ سال رواں کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات کے سلسلے میں جن مزید ادائیگیوں کے بوجھ کا ذکر میں نے کیا ہے وہ مستقل نوعیت کا ہے اور ۱۹۸۱-۸۲ء کے بجٹ میں بھی وہ قائم رہے گا ـ آئیندہ سال کے بجٹ کو اس قسم کے تمام بوجھوں کو برداشت کرنا ہوگا ـ اس کے ساتھ

ساتھ معاشرتی بہبود کے ضروری شعبوں مثلاً صحت اور تعلیم اور معاشی میدان میں زراعت اور ذرائع آمدورفت کی معمول کے مطابق توسیع کے لئے بھی معقول رقوم فراہم کرنی ہوں گی ۔ ان شعبوں میں جو موجودہ سہولتیں حاصل ہیں اور ان کی ترقی اور توسیع کے لیے جو کم از کم ضروریات لازمی ہیں ۔ ان دونوں صورتوں کے مابین جو وسیع فاصلہ حائل ہے ۔ اسے دور کرنا بھی اشد ضروری ہے۔

۸ ۔ ذرائع آمدورفت کو بہتر بنانے کے لیے ہم نے صوبے میں سڑکوں کی تعمیر اور دیکھ بھال کے لیے رقوم کی تقسیم کا معیار بدل کر ایک میل لمبی اور دس فٹ چوڑی سڑک کے لیے پانچ ہزار روپے سے بڑھا کو نو ہزار دو سو روپے کی رقم مختص کی ہے ۔ اس سے سڑکوں کے وسیع نظام کو جو بہت بڑی سرمایہ کاری کا مرہون منت ہے۔ صحیح حالت میں رکھنے میں بہت مدد ملے گی ۔ اسی طرح آئندہ مالی سال کے لیے صوبے بھر میں تمام ہسپتالوں میں ، ادویات ، خوراک کے اخراجات ، اور طبی آلات وغیرہ کی فراہمی کے لیے ایک جامع اور حقیقت پسندانہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے ۔ جس پر مزید پانچ کروڑ روپوں کی رقم خرچ ہوگی ۔

۹ ۔ سال گزشتہ کی طرح واپڈا اس سال بھی وہ تمام ٹیوب ویل اور نالے جو اس نے سیم اور تھور پر قابو پانے کے لیے ایک تیز رفتار پروگرام کے تحت تعمیر کئے ہیں ۔ صوبائی محکمہ آبپاشی کو منتقل کر دے گا ۔ واپڈا نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ اس سلسلے میں تمام اخراجات صوبائی حکومت کو منتقل کر دیئے جائیں گے ۔ جو ان کی ادائیگی کی ذمہ دار ہوگی ۔ اس سے گزشتہ سال کے ستائیس کروڑ چھبیس لاکھ روپے کے قرضے کی رقم کے علاوہ مزید ستاسی کروڑ ترپن لاکھ روپے کی اضافی ادائیگی کا بوجھ پڑے گا ۔ اس قرضے پر ۸۲-۱۹۸۱ء میں وفاقی حکومت کو سود کی واجب الادا رقم نو کروڑ چھیانوے لاکھ روپے ہوگی ۔ اس کے علاوہ محکمہ آب پاشی کو ان ٹیوب ویلوں کو چلانے ، اور ان کی دیکھ بھال کے لیے مزید دو کروڑ روپے کی رقم آئندہ سال درکار ہوگی ۔

۱۰ ۔ پنجاب کا نہری آبپاشی کا نظام دنیا بھر میں وسیع ترین ہے ۔ جس میں نہروں کو کلیدی اہمیت حاصل ہے ۔ اس میں آب رسانی کا وہ متبادل نظام بھی شامل ہے ۔ جو برصغیر میں پانی کے تنازعہ کے بعد بیرونی امداد سے حاصل کردہ کثیر سرمایہ سے قائم کیا گیا ۔ اس نظام کا مقصد کاشت کاروں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنا اور انہیں ان کی بنیادی ضرورت یعنی آب رسانی کی سہولت بہم پہنچانا ہے ۔ یہ بنیادی ضرورت صرف اسی صورت میں پوری کی جا سکتی ہے ۔ جب کہ اس نظام آبپاشی کی دیکھ بھال اور مرمت کا کام باقاعدگی سے ہوتا رہے۔ اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ آبیانہ ایک ٹیکس نہیں بلکہ ایک خدمتی محصول یعنی SERVICE CHARGE ہے لہذا اس نظام کی بہتر کارکردگی کو قائم رکھنے

کے لیے ، محکمہ کو جو اخراجات اس کی دیکھ بھال اور مرمت پر خرچ کرنا پڑتے ہیں ، ان کی وصولی ایک لازمی امر ہے ۔ اس نظام کو صحیح شکل میں رکھنے کے لیے حکومت کو بھاری اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں ۔

۱۱ ۔ ان تمام کوششوں کے باوجود حکومت کی خواہش کے مطابق آب رسانی کا وہ اعلیٰ معیار حاصل نہیں ہو سکا جسے مثالی کہا جا سکتا ہے ۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس ضمن میں اخراجات اور آمدنی کے درمیان بے حد تفاوت ہے ۔ آئندہ سال میں نہروں اور واپڈا سے منتقل شدہ ٹیوب ویلوں پر خرچ کی گئی رقم اکاسی کروڑ بارہ لاکھ روپے تک ہوگی اس کے برعکس محکمہ آبپاشی سے کل آمدنی کا تخمینہ انچاس کروڑ اکانوے لاکھ روپے ہے اسی طرح آب رسانی پر دی جانے والی سہولتوں کے سلسلے میں اکتیس کروڑ اکیس لاکھ روپے کا خسارہ ہے ۔

۱۲ ۔ آمدنی اور خرچ میں یہ بہت بڑا فرق ہے اور یہ فرق صرف دیکھ بھال اور اس نوعیت کی دیگر خدمات کے ضمن میں ہے ۔ اس میں وہ سرمایہ شامل نہیں جو اس وسیع نظام کی تعمیر پر خرچ کیا گیا ۔ اگر وہ رقم بھی شامل کر لی جائے تو آمدنی اور خرچ میں تفاوت بے انتہا بڑھ جائے گا ۔ سستے پانی کی سپلائی سے دو اثرات مرتب ہوتے ہیں ۔ اول اس سے حکومت کی دیکھ بھال کی ذمہ داری اور کارگزاری متاثر ہوتی ہے ۔ دوسرا یہ کہ پانی سستا ملنے کی وجہ سے اس کا مناسب اور مفید استعمال نہیں ہوتا اور اسے ضائع کیا جاتا ہے پانی کے ضیاع کی اس قدر مثالیں ہیں جن کا ذکر یہاں بے سود ہے ۔ خرچ اور آمدنی کے درمیان اس وسیع فرق کو دور کرنا لازمی ہے ۔ یہی وجہ تھی کہ موجودہ مالی سال میں آبیانے میں پچیس فیصد اضافہ کیا گیا تھا جس سے چار کروڑ اڑسٹھ لاکھ روپے کی زائد آمدنی حاصل ہوئی ۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس سے اخراجات اور آمدنی کے فرق میں کوئی نمایاں کمی نہیں ہوئی ۔ اس لیے آبیانے میں اضافے کی پالیسی پر بتدریج عمل کی ناگزیر ضرورت اس وقت تک رہے گی جب تک کہ ہم اس شعبے میں خود کفیل نہ ہو جائیں ، اور یہ اپنے اخراجات خود برداشت کرنے کے قابل نہ ہو جائے ۔ اس سلسلے میں ہم محکمہ نہر کی کارکردگی کا بغور جائزہ لے رہے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ زراعت پیشہ برادری کے تعاون سے اس اہم ترین شعبے میں ہم کارگزاری کا اعلیٰ ترین معیار حاصل کرسکیں گے ۔

۱۳ ۔ تعلیم پر اخراجات ۱۹۸۰-۸۱ کے نظرثانی شدہ تخمینے کی رقم ایک سو اکتالیس کروڑ چھیاسی لاکھ روپوں سے بڑھ کر ۱۹۸۱-۸۲ کے بجٹ میں ایک سو چھپن کروڑ چورانوے لاکھ روپے ہو جائے گی ۔ پرائمری تعلیم پر موجودہ خرچ ستتر کروڑ انیس لاکھ روپوں سے بڑھ کر آئندہ سال کے بجٹ میں چھیاسی کروڑ چونسٹھ لاکھ روپوں تک پہنچ جائے گا ۔ جو تعلیم کے کل اخراجات

کے چون فیصد سے بڑھ کر پچپن فیصد ہو جائے گا ۔

آئیندہ سال کے لیے تعلیم کے میدان میں توسیع و ترقی کے لیے پندرہ سو نئے پرائمری سکول کھولے جائیں گے ۔ جن میں ڈیڑھ سو مساجد کے مکاتیب بھی شامل ھیں ۔ موجودہ ایک ہزار پرائمری سکولوں کی حالت بہتر بنائی جائے گی ۔ اسی مڈل سکولوں کو ھائی سکولوں کا درجہ دیا جائے گا ۔ ھائی سکولوں میں BIOLOGY کے مضمون کو نصاب میں داخل کرنے کے لیے ۔ ایک سو انہتر نئے اُستادوں کے تقرر کی گنجائیش رکھی گئی ہے ۔ ان اور دوسرے اقدامات سے ۸۲-۱۹۸۱ میں تعلیم کے شعبے پر مزید ایک کروڑ چودہ لاکھ روپے صرف کئے جائیں گے ۔

۱۴ ۔ آئیندہ سال کے لیے جو نئے اھم اقدامات کئے گئے ھیں اور بجٹ سے متعلق ھیں ۔ ان میں بیس دیہی مراکز صحت کا سٹاف ۔ اسی ذیلی مراکز صحت ۔ ستاون بنیادی صحت کے یونٹ ۔ صوبے کے مختلف ھسپتالوں میں ایک سو پچاس ھاؤس سرجنوں کا تعین ۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں کی اکیس نئی آسامیاں ۔ چوبیس سول ججوں کی آسامیاں بمع ما تحت عملہ ۔ اور موٹر و ھیکل رجسٹریشن اور نمبر پلیٹوں کا نیا نظام شامل ھیں ۔ پولیس کی نفری کو بڑھانے اور جیل خانہ جات کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے ایک کروڑ ستر لاکھ روپے اور تیس لاکھ روپے بالترتیب مختص کئے گئے ھیں ۔ نئے بجٹ میں تعلیم کے علاوہ باقی شعبوں میں توسیع کے لئے دس کروڑ انتیس لاکھ روپے کے نئے اخراجات شامل ھیں ۔ اس کے علاوہ آئیندہ مالی سال کے لئے ۔ مختلف محکموں کے مکمل شدہ منصوبوں کو غیر ترقیاتی بجٹ میں منتقل کرنے کے لئے دو کروڑ چوبیس لاکھ روپے کی مزید رقم درکار ہوگی ۔

۱۵ ۔ حکومت گندم اور چینی کی خریداری اور تقسیم بنکوں سے رقوم قرض لے کر کرتی ہے ۔ تا ھم شہری علاقوں میں راشن ڈپوؤں کے ذریعے آٹے کی تقسیم سے متعلقہ اخراجات خود صوبائی حکومت برداشت کرتی ہے ۔ موجودہ مالی سال کی آٹے کی گیارہ لاکھ بیس ہزار ٹن کی مجموعی مقدار کے مقابلے میں آئیندہ سال بارہ لاکھ ٹن کی مقدار میں گندم کا آٹا تقسیم کیا جائیگا ۔ چونکہ فی ٹن کی تقسیم پر تین سو چوالیس روپے کا خرچہ ھوتا ہے لہذا اس ضمن میں مزید دو کروڑ پچھتر لاکھ روپے خرچ ھونگے اور شہری علاقوں میں گندم کے آٹے کو ابدادی قیمت پر فراہم کرنے پر موجودہ مجموعی اخراجات ۔ اڑتیس کروڑ ترپن لاکھ روپے سے بڑھ کر آئیندہ مالی سال میں اکتالیس کروڑ اٹھائیس لاکھ روپے ھو جائینگے ۔

۱۶ ۔ ان اضافی اخراجات اور سروسز کی معمول کی توسیع کی ضروریات کے نتیجے میں غیر ترقیاتی اخراجات میں نو اشاریہ چھیالیس فیصد اضافہ ھو

جائے گا اور اس طرح ۱۹۸۰-۸۱ کے نظرثانی شدہ تخمینوں کی رقم چھ سو اٹھارہ کروڑ اٹھاون لاکھ سے بڑھ کر ۱۹۸۱-۸۲ کے بجٹ کے تخمینہ جات میں چھ سو ستر کروڑ تیرا لاکھ روپے ہو جائے گی - یہ رقم بجٹ کی کٹوتی کے نتیجے میں گھٹ کر چھ سو ترپن کروڑ سنتالیس لاکھ روپے ہو گئی ہے - بجٹ کے ان اقدامات کا ذکر میں آگے چل کر کروں گا - اس طرح رواں مالی سال کی بعد از بجٹ ذمہ داریوں کے ناگہانی اثرات اور اگلے سال کے لئے نئی بھاری ذمہ داریوں کے باوجود ہم اخراجات میں شرح اضافہ کو رواں سال کے ابتدائی بجٹ تخمینہ جات میں اضافے کی سطح تک محدود کرنے کے قابل ہو جائیں گے -

۱۷ - عام محاصل کی وصولیوں میں دس اشاریہ دو فیصد اضافے کی توقع ہے - اس طرح یہ مالیت ۱۹۸۰-۸۱ کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں سات سو اکیس کروڑ چھپن لاکھ روپے سے بڑھ کر ۱۹۸۱-۸۲ کے بجٹ تخمینہ جات میں سات سو ترانوے کروڑ پچاسی لاکھ روپے ہو جائے گی اور اس طرح محاصل کا اضافہ ایک سو چالیس کروڑ اڑتیس لاکھ روپے ہو جائے گا - یہ زیادہ تر اس لئے ممکن ہوا ہے - کہ وفاقی حکومت کے قابل تقسیم ٹیکسوں میں سے ہمارے حصے میں چونسٹھ کروڑ بیس لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے سات کروڑ انہتر لاکھ روپے کے محاصل سرمایہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۱۹۸۱-۸۲ کے بجٹ کی غیر ترقیاتی مد میں ایک سو اڑتالیس کروڑ سات لاکھ روپے کی فاضل رقم حاصل ہوگی - جو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سرمایہ کاری کے لئے کام آئے گی -

۱۸ - اب میں اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں - گذشتہ سالوں کے تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ جتنی رقوم ہم ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کرتے ہیں - وہ پوری خرچ نہیں ہو پاتیں - اور اس طرح کچھ نہ کچھ رقم بچ رہتی ہے - یا دوسرے لفظوں میں کسی ایک سال میں ترقیاتی منصوبے ہم جس حد تک مکمل کرنا چاہتے ہیں - اس حد تک پورے نہیں کر پاتے - اس صورت حال کی اصلاح کے لیے ہم یہ حکمت عملی اختیار کر رہے ہیں کہ تخمینہ میں ترقیاتی پروگرام کی حدِ عمل درآمد میں متوقع کمی کے برابر دستیاب سرمایہ سے زیادہ رکھتے ہیں - پھر دوران سال عمل درآمد کی رفتار کا مستقل جائزہ لیتے رہتے ہیں - تاکہ ترقیاتی اخراجات دستیاب سرمایہ سے تجاوز نہ کر جائیں - اس حکمت عملی سے ہم سالانہ ترقیاتی منصوبوں پر تسلی بخش عمل درآمد کرانے اور سرمایہ کی بے کار بچت کا تدارک کرنے میں کامیاب رہے ہیں -

۱۹ - اسی حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے ہم نے سال رواں کے لیے دو سو اسی کروڑ روپے کا ترقیاتی پروگرام ترتیب دیا تھا - حالانکہ ہمارے مالی

وسائل صرف دو سو پینسٹھ کروڑ بیس لاکھ روپے پر مشتمل تھے ، جن میں دو سو انتیس کروڑ اٹھاون لاکھ روپے وفاقی حکومت کی امدادی رقم تیس کروڑ باسٹھ لاکھ روپے ہمارے غیر ترقیاتی حسابات میں بچت ، اور پانچ کروڑ روپے رہائشی منصوبہ بندی کے جمع کھاتے کی رقم شامل تھی - اس طرح ہم نے اپنے ترقیاتی پروگرام کی حد اپنے مالی وسائل سے بقدر چودہ کروڑ اسی لاکھ روپے جو کل پروگرام کا پانچ اعشاریہ انتیس فیصد بنتا ہے ، مقرر کی تھی - سال رواں کے نظر ثانی شدہ تخمینہ کے مطابق ہمارے غیر ترقیاتی حسابات کی فاضل رقم بڑھ کر ایک سو چودہ کروڑ بہتر لاکھ روپے ہو گئی ہے - جب کہ رہائشی منصوبہ بندی کے جمع کھاتے کی رقم گھٹ کر چار کروڑ پچھتر لاکھ روپے رہ گئی ہے - وفاقی حکومت سے ایک سو چھیالیس کروڑ تریتالیس لاکھ روپے کی متوقع آمدن سے ہمارے کل مالی وسائل دو سو پینسٹھ کروڑ نوے لاکھ روپے یعنی ہمارے نظر ثانی شدہ تخمینہ کے عین برابر ہو جائیں گے -

۲۰ - ہمارے اگلے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کے لئے وفاقی حکومت نے ایک سو چونسٹھ کروڑ ستاون لاکھ روپے کی امداد دی ہے - جس میں سے پچپن کروڑ اکیاسی لاکھ روپے کی نقد گرانٹ اٹھہتر کروڑ پچاس لاکھ روپے کا نقد قرضہ اور تیس کروڑ چھبیس لاکھ روپے کی بیرونی امداد شامل ہے - اس میں صوبائی غیر ترقیاتی حسابات کی ایک سو اڑتالیس کروڑ سات لاکھ روپے کی فاضل رقم - اور رہائشی منصوبہ بندی کے جمع کھاتے کی سات کروڑ سترہ لاکھ روپے کی رقم بھی شامل کر لی جائے تو ہمارے ۱۹۸۱-۸۲ کے ترقیاتی پروگرام کے لئے تین سو انیس کروڑ اکیاسی لاکھ روپے کے مالی وسائل دستیاب ہوں گے - چنانچہ ہم نے اپنی سابقہ حکمت عملی کے تحت تین سو پینتیس کروڑ روپے کا ترقیاتی پروگرام ترتیب دیا ہے - اس میں پندرہ کروڑ انیس لاکھ روپے کی عمل درآمد میں متوقع کمی شامل ہے - جو ہمارے پروگرام کا چار اعشاریہ تریپن فی صد ہے -

۲۱ - اقتصادی منصوبہ بندی ایک مشکل امر ہے - ترقی پذیر ملکوں میں اس بارے میں مشکلات بہت زیادہ ہوتی ہیں - منصوبہ بندی کرنے والوں کو ناکافی وسائل اور اقتصادی شعبوں میں روز افزوں توقعات اور مطالبات کے درمیان مطابقت پیدا کرنا ہوتی ہے - ان حالات میں انہیں اپنے محدود وسائل کو زیادہ سے زیادہ سکیموں میں پھیلانے کی ترغیب ہوتی ہے - جس کے نتیجے میں عمل درآمد میں تاخیر اور رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے - ہم نے پنجاب میں اس طریق کار سے بچنے کی کوشش کی ہے - ہماری کوشش یہ رہی ہے کہ ہم بنیادی اور ٹھوس پروگرام پر پوری توجہ دیں اور غیر ضروری منصوبوں سے صرف نظر کریں - اس عمل کے نتیجے میں سالانہ ترقیاتی سکیموں کی تعداد

۱۹۷۸-۷۹ میں سترہ سو پچاسی تھی - اب ۱۹۸۱-۸۲ میں گھٹ کر بارہ سو چوبیس رہ گئی ہے -اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ زیر عمل منصوبوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو پایہٴ تکمیل تک پہنچایا جائے - اب یہ توقع کی جاتی ہے کہ سال رواں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی انہتر فیصد سکیموں کو سال کے آخر تک مکمل کر لیا جائے گا -

۴۲ - چونکہ بیشتر وسائل زیر تکمیل منصوبوں کے لیے وقف ہو چکے ہیں ، سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کوئی نئے منصوبے شامل کرنے کی گنجائش بہت کم رہ گئی ہے - اس لئے ہم نے بہت سی سکیموں پر کام شروع کرنے کی بجائے چند انتہائی اہم سکیموں کے لئے ترجیحی بنیاد پر بچے ہوئے وسائل کو مختص کرکے جرأت مندانہ اقدامات کئے ہیں - ان میں سے دو سکیمیں کھیتوں سے منڈیوں تک سڑکوں کی تعمیر اور دیہات میں بجلی کی فراہمی ہیں - اس دو رخی پیش رفت کا مقصد سڑکوں کا جال بچھانے کے لئے بنیادی ڈھانچہ فراہم کرنا اور بجلی سہیا کرنا ہے - تاکہ دیہی علاقوں میں خاص سطح کی خوشحالی اور خود اعتمادی پر مبنی ترقی کی منزل حاصل ہو سکے -

۴۳ - کھیتوں سے منڈیوں تک سڑکوں کی تعمیر کا پروگرام پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار اس پیمانے پر سال رواں میں شروع کیا گیا ہے - اس کے لیے بائیس کروڑ دس لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی - یہ رقم ۱۹۸۱-۸۲ کے بجٹ میں بڑھا کر تیس کروڑ روپے کر دی گئی ہے - اس کا مقصد پچیس سو میل لمبی سڑکوں کی تعمیر ہے - - یہ منصوبہ تین سے چار سال کی مدت میں مکمل ہوگا - ان سڑکوں کی مجموعی لمبائی جی - ٹی روڈ کی لمبائی سے تقریباً دوگنا ہوگی ، اور اس سے اس امر کا پتہ چلتا ہے ، کہ حکومت نے وسیع دیہی آبادی کی فلاح و بہبود کا عزم کر رکھا ہے - اس سے بجا طور پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس نئی سہولت سے شہروں کی طرف دیہی آبادی کی منتقلی کا رحجان کم ہوگا اور جو علاقے اب تک معیشت کے پسماندہ حصے میں شامل رہے ہیں ، انہیں منڈیوں کے قریب تر لایا جا سکے گا -

۴۴ - یہاں اس امر کا بھی ذکر کیا جا سکتا ہے کہ ۱۹۸۱-۸۲ کے دوران کھیتوں سے منڈیوں تک سڑکوں کی تعمیر کے لئے تیس کروڑ روپے کی تخصیص آٹھ کروڑ چار لاکھ روپے کی اس رقم کے علاوہ ہے جو دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت رابطہ سڑکوں کے لئے رکھی گئی ہے - مزید برآں ستائیس کروڑ سترہ لاکھ روپوں کی رقم ، محکمہ ہائی ویز کے بڑے پروگرام کے لئے مختص کی گئی ہے - اس طرح صوبے میں ۱۹۸۱-۸۲ کے دوران مواصلات کی توسیع و ترقی کے لئے پینسٹھ کروڑ روپے کی جو مجموعی رقم مختص کی گئی ہے ، وہ اس مقصد کے لئے اب تک سب سے زیادہ ہے -

۲۵ - اسی طرح بجلی کی فراہمی کے لئے ہمارے ۸۲-۱۹۸۱ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں پندرہ کروڑ روپے کی جو رقم مختص کی گئی ہے ، وہ اس مقصد کے لئے پچھلے تمام سالوں سے زیادہ ہے - اس پروگرام میں دو نئے پہلو شامل کئے گئے ہیں - پہلا یہ کہ ان علاقوں میں گیارہ کلو واٹ بجلی کی فراہمی کا انتظام کیا جائے گا جہاں گرڈ سٹیشن کی اہلیت موجود ہے مگر تقسیم کا نظام ناکافی ہے - دوسرا پہلو یہ ہے کہ جن دیہی علاقوں کی مقامی آبادی بجلی کی فراہمی کے سلسلے میں مجموعی لاگت کا ایک تہائی ادا کرنے کو تیار ہو ان کے لئے اس امر سے قطع نظر کہ وہ بجلی کی لائن سے کتنی دور ہیں - حکومت بقایا دو تہائی خرچ خود برداشت کرے گی - اس پروگرام کا مقصد صرف یہ نہیں کہ دیہات کے تاریک علاقوں میں جگمگاتے قمقموں کا منظر پیش کیا جائے ، بلکہ ہم اس سے بھی آگے جانا چاہتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ بجلی کی فراہمی دیہات میں گھریلو صنعتوں کے قیام میں معاون ثابت ہوگی ، اور بالآخر زراعت پر مبنی صنعتوں کے قیام کی راہ ہموار کرے گی - میں پورے خلوص کے ساتھ امید اور دعا کرتا ہوں کہ یہ محض ایک نیک خواہش ہی نہ رہے ، بلکہ ہم آخر کار اپنے دیہی منظر کو اپنے عوام کی خوشحالی اور بہبود کے لئے بدلنے میں کامیاب ہوں -

۲۶ - ۸۲-۱۹۸۱ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ہم نے دیہی علاقے کی ترقی کے لئے کلیدی مقامات کے انتخاب کا تصور شامل کیا ہے - اس امر کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ منتخب دیہات اور نیم شہری آبادیوں میں بجلی ، پانی ، سڑکوں ، صحت کے مراکز اور سکولوں جیسی بنیادی سہولتیں مہیا کی جائیں - ہر یونین کونسل کے ایک گاؤں کو جو بالعموم یونین کونسل کا صدر مقام ہوگا ، اس سکیم کے تحت ابتدائی سہولتوں مثلاً مڈل سکول ، بنیادی مراکز صحت ، آب رسانی ، مواصلات وغیرہ کی فراہمی کی جائے گی - اسی طرح ہر مرکز کے ایک گاؤں یا قصبہ کو جو بالعموم مرکز کا صدر مقام ہوگا ، قدرے بہتر سہولتوں مثلاً دیہی مرکز صحت ، مواصلات اور بجلی کی فراہمی کے لئے منتخب کیا جائے گا - ایسے کلیدی مقامات کی ترقی کے لئے اگلے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سات کروڑ روپے کی رقم فراہم کی جائے گی -

۲۷ - اس امر کی توقع کی جاتی ہے کہ ان سہولتوں کی فراہمی کے پروگرام سے وہی فوائد حاصل ہوں گے جو بجلی اور کھیتوں سے منڈیوں تک سڑکوں کی تعمیر کے دو جہتی پروگرام سے متوقع ہیں - کلیدی مقامات ، مقامی ہنر اور کاریگری اور گھریلو صنعتوں کے فروغ اور ترقی کا راستہ ہموار کریں گے - اور اس طرح دیہات سے شہروں کی طرف آبادی کی منتقلی کی رفتار سست کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے - یہ مراکز سرکاری ملازمین کو بھی اس امر کی تحریک دلائیں گے کہ وہ بخوشی دیہات کا رخ کریں -

۲۸ - عوام کی ضروریات اور ان ضروریات کو پورا کرنے والے دستیاب وسائل کے درمیان بہت تفاوت موجود ہے - اس لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد کے لئے پبلک فنڈز بڑھانے کی خاطر مقامی وسائل کو بروئے کار لانے کی مسلسل کوشش کی جائے - میں اخراجات میں شراکت کی بنیاد پر دیہات میں بجلی مہیا کرنے کے کام کی توسیع کا ذکر پہلے ہی کر چکا ہوں - یہ امید ہے کہ بہت سے دیہات اس سکیم کے تحت بجلی کی فراہمی سے مستفید ہوں گے - اخراجات میں شراکت کی بنیاد پر ایک اور اہم پروگرام پر عملدرآمد جاری ہے - یہ بیالیس کروڑ روپے کی لاگت سے کھالوں کو ترقی دینے کا پروگرام ہے - اس رقم میں سے حکومت صرف پانچ کروڑ روپے امداد کی صورت میں مہیا کرے گی اور سینتیس کروڑ روپے کی باقیماندہ رقم ان لوگوں کو خود مہیا کرنا ہوگی - جو اس پروگرام سے فائدہ اٹھائیں گے - اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام میں چار کروڑ روپے کی ایک اور رقم مختص کی گئی ہے - جس سے یونین کونسلوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کو حصے کی بنیاد پر امداد دی جائے گی -

۲۹ - وسائل کی شعبہ جاتی تقسیم میں زیادہ سے زیادہ زور زراعت پر دیا گیا ہے جو ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے - ایک سو چوبیس کروڑ اڑسٹھ لاکھ روپے کی رقم جو ۱۹۸۱-۸۲ کے پورے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی مالیت کے سینتیس اعشاریہ بائیس فیصد کے مساوی بنتی ہے - اگلے سال کے بجٹ میں ، زراعت اور پانی کے شعبوں کے لئے رکھی گئی ہے -

۳۰ - میں اس سے پہلے کھیتوں سے منڈیوں تک سڑکوں کی تعمیر اور ٹیوب ویلوں اور دیہات میں بجلی مہیا کرنے کے دو اہم شعبوں کا ذکر کر چکا ہوں - یہ دونوں شعبے زراعت ہی کے تحت آتے ہیں - ۱۹۸۱-۸۲ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اسی شعبے کے اندر ایک اور اہم پروگرام ، کھالوں کی توسیع و ترقی اور پختہ نکوں کی فراہمی ہے - اس مقصد کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں دس کروڑ پینسٹھ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے - یہ منصوبہ ۱۹۷۹-۸۰ میں شروع کیا گیا تھا - مگر رواں مالی سال میں پہلی بار اس کی بھرپور آزمائش کی گئی - عوام نے اس سکیم کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے اور اس سلسلے میں ان کی شاندار کارکردگی قابل تحسین ہے - ان کے جذبۂ ایثار کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے - کہ بعض مقامات پر ایسے مکانوں کو رضاکارانہ طور پر منہدم کر دیا گیا جو کھالوں میں رکاوٹ بن رہے تھے - ان میں ایک مثال اس غریب بیوہ کی بھی ہے جو بخوشی اپنا مکان گرانے پر آمادہ ہو گئی - کاشتکاروں کی اس پرجوش شرکت - ایثار اور عزم کی بدولت اب تک بائیس ہزار کھالے اور پچاس ہزار نکے تعمیر ہو چکے ہیں -

۴۱ - اسی شعبے میں پانچ کروڑ پچاس لاکھ روپے کی رقم امدادی مقاصد ، ڈیزل ٹیوب ویلوں کی تنصیب ، بیجوں ، دواؤں کے سپرے ، لفٹ آبپاشی اور سرکاری نگرانی کے تحت قرضوں کی فراہمی کے لئے مختص کی گئی ہے - پانچ کروڑ چھ لاکھ روپے زراعت کے توسیعی اور ترقیاتی منصوبے کے لئے دو کروڑ روپے زرعی مشینری کے فاضل پرزوں کی فراہمی کے لئے اور ایک کروڑ پچپن لاکھ روپے فصلوں کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے منصوبے کے لئے رکھے گئے ہیں -

۴۲ - خوراک میں خود کفالت کے حصول کے لئے اور زرعی اجناس کی امکانی حد تک زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے حکومت اپنی اس پالیسی پر عملدرآمد جاری رکھے گی - کہ زرعی اجناس کی قیمتیں مقرر کرکے کاشت کاروں کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ دلایا جائے - اس سلسلہ میں دیسی کپاس کی قیمت ایک سو چھپن سے بڑھا کر ایک سو سرسٹھ روپے فی چالیس کلو گرام کر دی گئی ہے اور اے - سی - ایک سو چونتیس قسم کپاس کی قیمت ایک سو ساٹھ روپے سے بڑھا کر ایک سوستر روپے فی چالیس کلو گرام کر دی گئی ہے - اسی طرح بی پانچ سو ستاون قسم کی کپاس کی قیمت ایک سو اکہتر روپے سے بڑھا کر ایک سو اٹھہتر اور ایم ایس انتالیس اور ایم ایس چالیس قسم کی کپاس کی قیمت ایک سو بیاسی روپے سے ایک سو بانوے روپے کر دی گئی ہے - گندم کی قیمت بھی چھیالیس روپے پینسٹھ پیسے فی من سے بڑھا کر چون روپے بارہ پیسے فی من اور اری دھان کی قیمت اڑتیس روپے اٹھاون پیسے سے بڑھا کر انچاس روپے فی چالیس کلوگرام اور باسمتی کی قیمت پیچھتر روپے دو پیسے سے بڑھا کر پچاسی روپے فی چالیس کلو گرام کر دی گئی ہے -

۴۳ - اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کوششوں میں کامرانی عطا فرمائی اور ہماری کاشت کار برادری کی انتھک کوششوں کو کامیابی سے سرفراز فرمایا اور ہم گندم کی تراسی لاکھ ٹن ریکارڈ پیداوار حاصل کرنے میں کامیاب رہے جبکہ پچھلے سال یہ پیدا وار اناسی لاکھ تیرہ ہزار ٹن تھی - گنے کی پیدا وار بھی اس سال دو کروڑ سینتیس لاکھ تینتیس ہزار ٹن ہوئی جبکہ پچھلے سال یہ پیداوار ایک کروڑ چورانوے لاکھ چودہ ہزار ٹن تھی - اس سال کپاس کی پیداوار بھی پچھلے سال کی پیداوار کے لگ بھگ ہوگی باوجودیکہ مختلف مرحلوں پر اس فصل کو مضر موسمی تاثرات سے دو چار ہونا پڑا - صوبے نے اس سال نو لاکھ پینسٹھ ہزار ٹن باسمتی چاول بھی پیدا کیا جو اب تک ملک میں ایک ریکارڈ پیداوار ہے لیکن اری چاول کی فصل ۱۹۷۹ء میں پانچ لاکھ چھبیس ہزار ٹن سے گر کر ۱۹۸۰ء میں تین لاکھ بتیس ہزار ٹن رہ گئی - یہ اس امر کا نتیجہ تھا کہ اری چاول کا زیر کاشت رقبہ سات لاکھ اکاسی ہزار ایکڑ سے کم

ہو کر چار لاکھ اکانوے ہزار ایکڑ رہ گیا ۔ اری چاول کی قیمت میں بھی معقول اضافہ کر دیا گیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اب اس کے زیر کاشت رقبے میں بھی اضافہ ہوگا ۔

۳۴۔ حکومت نے کاشت کار کو ہر ممکن امداد دے کر اس کی حوصلہ افزائی کی ہے ۔ اس ضمن میں قیمتوں کا مناسب سطح پر رکھنا اور رعائتی نرخوں پر زراعت سے متعلق ضروریات کی بہم رسانی قابل ذکر ہیں ۔ بایں ہمہ ہمارا کاشت‌کار شاید تا حال سائنسی اور تیکنیکی سہولتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر پیداوار میں اضافہ کرنے کی حد تک نہیں پہنچ پایا زرعی اجناس مثلاً گندم ۔ چاول کی قیمت مقرر کرتے وقت حکومت ان تمام اخراجات کو سامنے رکھتی ہے جو کاشتکار فصل اگانے پر خرچ کرتا ہے ۔ مثلاً پانی بیج ۔ کھاد کھیت کی تیاری ۔ جس میں ہل چلانا اور زمین ہموار کرنا شامل ہیں ۔ باوجود اس کے کہ کاشتکار کو اپنی محنت اور راس المال کا معقول معاوضہ مل جاتا ہے وہ ان سہولتوں سے پورا پورا فائدہ نہیں اٹھاتا جو حکومت اسے رعائتی نرخوں پر بہم پہنچاتی ہے مثال کے طور پر کھاد مناسب مقدار میں استعمال نہیں کی جاتی اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کھیتوں میں ضرورت سے زیادہ پانی دیا جاتا ہے ۔ اسی طرح کاشتکار اس بات پر مناسب توجہ نہیں دیتا کہ بیج اچھی قسم کا ھے یا نہیں ۔

۳۵۔ ہمارا کاشتکار ابھی تک زیادہ اور مکرر فصل حاصل کرنے کے فوائد سے پوری طرح آگاہ نہیں وہ تھوڑے رقبے سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی بجائے زیادہ رقبے کو زیرکاشت لانے پر زور دیتا ہے ۔ اسے یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ بیج ۔ پانی ۔ کھاد کی تکنیک چھوٹے سے چھوٹے قطعہ اراضی پر اتنی ھی قابل استعمال اور منفعت بخش ہے جتنی کہ بڑے سے بڑے رقبہ پر اس تکنیک سے نہایت شاندار نتائج حاصل ہوسکتے ہیں اور پیداوار میں کئی گنا اضافہ کیا جا سکتا ہے ۔

۳۶۔ کاشتکاروں میں علم اور تعلیم کا پھیلاؤ دو ذرائع سے ممکن ہے پہلا زرعی توسیعی پروگرام کے ذریعے اس کے تحت توسیعی کارکن دور دور تک پہنچے گا اور کاشتکار کو تحقیق سے حاصل شدہ نئے طور طریقوں سے آگاہ کرے گا ۔ اس کے لئے یہ ضروری ھے کہ توسیعی کار کن کافی تربیت یافتہ اور زراعت کی توسیع کا پورا علم رکھتا ہو ہمیں اس وقت یہ دشواری لاحق ہے کہ ہمارے پاس پوری طرح سے تربیت یافتہ اور پرعزم کارکنوں کی بہت کمی ہے ۔ تاہم اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ توسیعی پروگرام عمل سے اپنا وقار پیدا کرے اور نئی ٹیکنالوجی کو پھیلانے کے لئے بنیادی مرکز کا کام سر انجام دے ۔ علم کے پھیلاؤ کا دوسرا ذریعہ وہ ترقی پسند کاشتکار ہیں جو زرعی پیداوار کے عمل میں رہنما کا کر دار ادا کرسکیں ۔ ایسے کاشتکار عملی مظاہروں سے نئی

ٹیکنالوجی کو تمام کاشتکاروں تک پنچا سکتے ھیں ۔ اس طرح حکومت اور روشن خیال کاشتکار مل کر زرعی انقلاب بر پا کرسکتے ھیں ۔

۳۷ ۔ بڑی فصلوں مثلاً گندم گنا اور کپاس کی کاشت کے ساتھ ھمیں چنے اور دالوں جیسی چھوٹی فصلوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاھیے ۔ زرعی تحقیق کے ذریعہ چنے کی بہتر اقسام پیدا کی جائیں گی اور ھم بہت جلد اس شعبے میں جسے اب تک نظر انداز کیا جا تا رھا ہے اھم پیش رفت کرنے کے قابل ھو سکیں گے ۔ اسی طرح یه بات بھی ھمارے مفاد میں نہیں ہے کہ کاشت کار زر مبادلہ کمانے والی فصلوں مثلاً کپاس اور چاول کی بجائے گنے کا زیر کاشت رقبہ بڑھاتے جائیں ۔ کپاس خاص طور سے نہایت اھمیت کی فصل ہے اور اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اسی طرح چاول کی کاشت میں بھی کوئی بے ضابطگی روا نہیں رکھی جا سکتی ۔

۳۸ ۔ حکومت بارانی علاقوں میں زراعت کی ترقی کے لئے خصوصی توجه دے رھی ہے اور بارانی علاقوں کی ترقیاتی ایجنسی قائم کی گئی ہے تاکہ قومی تعمیر کے تمام محکموں کی سرگرمیوں کو بارانی علاقوں کی ترقی کے لئے مربوط کیا جا سکے ۔ راولپنڈی میں ایک بارانی زرعی کالج اور تربیتی ادارہ قائم کیا گیا ہے اور چکوال کے نزدیک ایک تحقیقی ادارہ کھولا گیا ہے تاکہ مختلف فصلوں کی پیداوار بڑھانے میں مدد ھونے والی تحقیق کو فروغ دیا جا سکے اور بارانی علاقوں میں مختلف فصلوں اور کھیتی باڑی کے طور طریقوں کو مناسب شکل دی جا سکے اراضی میں نمی کے متاسب تحفظ کے عمل کو توسیع دی گئی ہے ۔ کئی چھوٹے بند تعمیر کئے گئے ھیں جن کی تعمیر میں خود کاشت کاروں نے حصه لیا ہے اور بارانی علاقوں میں بل ڈوزروں اور ٹریکٹروں کے استعمال پر کرائے کی شرح میں کمی کر دی گئی ہے ۔ ان خصوصی مساعی کے مفید نتائج برآمد ھونا شروع ھو گئے ھیں اور بارانی علاقوں میں اس سال گندم کی پیداوار سات فیصد بڑھ گئی ہے ۔ بارانی علاقوں سے ھماری بہت سی امیدیں وابستہ ھیں یه ھمارا پختہ یقین ہے کہ مناسب ٹیکنالوجی کے استعمال سے ان بارانی علاقوں میں ایک انقلابی پیش رفت ھو سکے گی ۔

۳۹ ۔ اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام میں محکمه آبپاشی کے منصوبوں کے لئے بیس کروڑ تینتیس لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے ۔ اس شعبے میں پانی کے نکاس اور اصلاح اراضی کی سکیموں کو ترجیح دینے کی پالیسی جاری رہے گی جس کے لیے بارہ کروڑ پچہتر لاکھ روپے مختص کر دیئے گئے ھیں ۔ اس سے دو سو ستر میل لمبے نئے نالے تعمیر کیے جائیں گے اور دو سو چالیس میل لمبے پرانے نالوں کی مرمت کی جائے گی ۔ خیر والا کے نکاسی آب کے منصوبے پر تین کروڑ چھ لاکھ روپے کی لاگت سے کام جاری رہے گا ۔ اس شعبے میں دس چھوٹے بند باندنے کے لیے جگہوں کا تعین ، ستر میل لمبی راجباھوں کی مرمت ،

پچاس ٹیوب ویلوں کی دوبارہ بورنگ اور چودہ میل لمبی آبی گزرگاھوں کی تعمیر بھی شامل ہے پانچ کروڑ چوھتر لاکھ روپے کی رقم زمین کی کھدائی کی مشینری، اوزار اور فاضل پرزے خریدنے کے لیے مختص کی گئی ہے۔

۴۰ ۔ نہروں کی تعمیر نو اور دیکھ بھال، محکمے کے لیے ایک مہنگا اور مشکل عمل ہے۔ محکمے کے پاس افرادی قوت ، سرمائے اور آلات کے معاملے میں بڑے محدود وسائل ھیں ، اس لیے نہروں کے اتنے وسیع نظام کی مناسب دیکھ بھال کے لیے اس محکمے کے پاس صلاحیت کی کمی ہے ۔ وقت کی ضرورت ہے کہ خود لوگ آگے آ کر حکومت کے محکموں کے ساتھ تعاون کریں اور کھالوں اور راجباھوں کو صاف کرنے اور ان کی مناسب دیکھ بھال میں ھاتھ بٹائیں ۔ اگر ھم کھالوں کے سلسلے میں کامیاب ھو سکتے ھیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ھم یہ چیلنج قبول نہ کریں ۔ اسی طرح چھوٹے نالوں کو بھی اپنی مدد آپ کی بنیاد پر صاف ستھرا رکھنے کی ضرورت ہے ۔

۴۱ ۔ حیوانات اور جنگلات کے شعبے بھی زراعت سے وابستہ ھیں اور ھمارے لیے بہت اھمیت رکھتے ھیں ، ان کی طرف بھی توجہ دی جا رھی ہے ۔ لائیو سٹاک کے شعبے میں ۱۹۸۰-۸۱ میں سات کروڑ پچاسی لاکھ روپے کی مجموعی رقم بڑھا کر ۱۹۸۱-۸۲ میں آٹھ کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کر دی گئی ہے ۔ اس شعبے میں ترجیح مصنوعی نسل کشی کے پروگرام ، جراثیمی بیماریوں کی روک تھام اور مویشیوں کے شعبے میں جدید تحقیق کو دی گئی ہے ۔ حکومت اس بات کی خواھاں ہے کہ نجی شعبہ پرورش حیوانات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے ۔

۴۲ ۔ جنگلات کے لیے ۱۹۸۱-۸۲ میں چھ کروڑ چودہ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے ۔ اس شعبے میں ایک نئی حکمت عملی وضع کی جا رھی ہے ۔ حکومت ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کے استعمال سے جنگلات کو منافع بخش تجارتی اور اقتصادی خطوط پر ترقی دینا چاھتی ہے ۔ نئی حکمت عملی کے تحت جنگلات کے انتظامات کو بہتر بنایا جائے گا اور جہاں کہیں ممکن ھو تیزی سے بڑھنے والے درخت اگائے جائیں گے ۔ مسلسل اور بے دریغ کٹائی کی وجہ سے جنگل ویران ھو گئے ھیں فی زمانہ پنجاب میں صرف دو اعشاریہ تین فیصد جنگلات ھیں حالانکہ یہ رقبہ بیس فیصد ھونا چاھیے ۔ اس کمی کو جلد از جلد پورا کرنا چاھیئے ۔

۴۳ ۔ صنعتی شعبے میں ھماری یہ پالیسی رھی ہے کہ نجی سرمایہ کاری اور کاوش کو بحال کیا جائے اور سرکاری شعبے کی سرگرمیوں کو حوصلہ افزا معاشی فضا پیدا کرنے اور بنیادی سہولتوں اور ٹیکنیکل علم کو فروغ دینے تک محدود کر دیا جائے ۔ اس بنا پر حکومت ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت چینی اور سوتی کپڑا بننے کے کارخانے جنہیں پنجاب صنعتی

ترقیاتی بورڈ نے مکمل کیا تھا نجی شعبے کو منتقل کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ پنجاب صنعتی ترقیاتی بورڈ اب اخباری کاغذ اور بجلی کے آلات کے کارخانے قائم کرنے پر توجہ دے گا کیونکہ ان منصوبوں کی انتہائی پیچیدہ ٹیکنالوجی اور بہت زیادہ سرمایہ کاری کی وجہ سے نجی شعبہ ان میں حصہ لینے سے ہچکچا رہا ہے - چھوٹے صنعتی شعبے کو بھی ممکن حد تک ترقی اور فروغ دیا جا رہا ہے - چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن نے پہلے ہی گوجرانوالا ، سیالکوٹ ، لاہور گجرات ، بہاولپور اور جہلم کے مقامات پر چھ صنعتی مراکز قائم کئے ہیں - اسی قسم کے مراکز فیصل آباد ، سرگودھا ، ساہیوال اور چکوال میں بھی قائم کرنے کے منصوبے تیاری کے مراحل میں ہیں -

۴۴ - اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پنجاب میں معدنیات خصوصاً جپسم (GYPSUM) ، نمک ، چونے کا پتھر ، سلیکا سینڈ (SILICA SAND) کوئلہ اور فائر کلے (FIRE CLAY) کے بڑے بڑے ذخائر موجود ہیں - اقتصادی ترقی کے لیے یہ ایک مضبوط اور کارآمد بنیاد ہے - ان معدنیات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لیے صوبائی حکومت نے پنجاب معدنیاتی ترقیاتی کارپوریشن کی وساطت سے سات تجرباتی منصوبے تیار کئے ہیں جن پر دو کروڑ نوے لاکھ روپے خرچ آئیں گے - اس سلسلے میں چھ تجارتی منصوبے پہلے ہی قائم ہو چکے ہیں جن کا مقصد جپسم (GYPSUM) ، سلیکا سینڈ (SILIKA SAND) ، چونے کے پتھر کوئلہ اور فائر کلے (FIRE CLAY) کی برآمدگی اور فروخت ہے -

۴۵ - تعلیم کے سلسلے میں ہم پرائمری تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں - اور اس مقصد کے لیے گیارہ کروڑ پینتالیس لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے - جو مجموعی تعلیمی بجٹ کا چونتیس فیصد ہے - ۱۹۸۱-۸۲ میں پندرہ سو نئے پرائمری سکول جن میں ایک سو پچاس مساجد کے مکاتیب بھی شامل ہیں قائم کئے جائینگے اور ایک سو پچاس پرائمری سکولوں کو مڈل سکولوں کے درجے تک بڑھا دیا جائیگا - پرائمری سکولوں کو مضبوط بنیادوں پر چلانے کے لیے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں - ان خطوط پر جن سکولوں کی تشکیل نو ہو رہی ہے - ان کی تعداد ۱۹۷۹-۸۰ میں تین سو سینتالیس تھی جو ۱۹۸۱-۸۲ میں بڑھ کر ایک ہزار ہو جائیگی - پانچ ہزار تین سو پرائمری سکولوں کو ضروری سامان سے آراستہ کرنے کے لیے بھی اقدامات کئے گئے ہیں -

۴۶ - تعلیمی اداروں کی بیشتر عمارتیں خستہ حالت میں ہیں - بجٹ میں قومیائے ہوئے تعلیمی اداروں کی عمارتوں کی مرمت اور بحالی کے لیے تین کروڑ پچاس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں - اور کالجوں کی عمارتوں کی خصوصی مرمت کے لیے مزید ایک کروڑ کی رقم اس مد میں شامل کی گئی ہے - ایک سو اڑتیس مساجد میں قائم کردہ مکاتب کے لیے نئے کمرے تعمیر کئے

جائینگے - سائینسی تعلیم کے لیے مزید سہولتیں بہم پہنچانے کے لیے (BIOLOGY) کے مضمون کر ایک سو ستر ھائی سکولوں کے نصاب میں شامل کیا جائیگا اور اس کے علاوہ پچاس ھائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی - ٹکنیکل تربیتی اداروں کو مستحکم بنیادوں پر چلانے کے لیے تین کروڑ اڑتالیس لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے -

۴۷ - ہماری تعلیم ایک گہرے اور شدید بحران سے دوچار ہے اور توجہ کی طلب گار ہے - ایک عرصہ سے ابتدائی پرائمری تعلیم کو نظر انداز کر کے اعلیٰ تعلیم کو شاید اہمیت دی جا رہی ہے - ظاہر ہے کہ اس سے تعلیم کے نظام میں عدم توازن پیدا ہو گیا ہے - مناسب یہ ہے کہ اس بحران کا جائزہ لیا جائے اور تجزیے کے بعد ترجیحات کو درست کیا جائے - بلاشبہ ہمارے پرائمری سکولوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے - بہت سے فرضی سکول بھی ھیں - اس سے زیادہ دکھ اس بات کا ہے کہ آج استاد میں وہ مشنری جذبہ نہیں رہا جو اسے محنت اور لگن کی طرف مائل کیا کرتا تھا - اور وہ اپنی ساری زندگی طلباء کی تعلیم و تربیت کے لیے وقف کرتا تھا - ہمارے تعلیمی نظام کی کوتاھیوں کی جڑ استاد اور شاگرد کے مقدس رشتے کا فقدان ہے - پرائمری تعلیم ایک سماجی چیلنج ہے جس کے لیے ایک بڑے پیمانے پر وسائل بروئے کار لانے کی ضرورت ہے جس میں نجی شعبے اور غیر سرکاری ادارے اپنا موثر کردار ادا کر سکیں - اس ضمن میں ہماری اپنی یونیورسٹیاں اور کالج بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتے ھیں - انہیں چاھیے کہ وہ پسماندہ علاقوں اور گاؤں گاؤں پھیلیں اور وھاں کے لوگوں کو تعلیم کی روشنی سے روشناس کرائیں - پروفیسر ، اساتذہ اور طلباء ان علاقوں میں ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کر سکتے ھیں جو کسی وجہ سے حصول تعلیم سے محروم رہ جاتے ھیں - وہ بڑی حد تک تعلیم بالغاں کو بھی فروغ دے سکتے ھیں - وہ اپنی ان سرگرمیوں کو سود مند اور اطمینان بخش پائیں گے کیونکہ وہ اپنے ایسے بھائیوں کو تعلیم حاصل کرنے میں مدد دیں گے جنھیں قدرت نے اپنے الطاف و کرم سے بخوبی طور پر نہیں نوازا - اپنے ایسے بھائیوں کو لکھانا پڑھانا ویسے بھی ایک عبادت اور کار خیر ہے - ھمیں ذھن نشین کرنا ھوگا کہ ھم دنیا کی سب سے زیادہ ناخواندہ اقوام میں ھیں - اور اگر ھم بڑھتی ھوئی آبادی کو مد نظر رکھیں تو ھماری حالت اور بھی پریشان کن ہے - تعلیم ترقی کی بنیاد ہے اور تعلیم ھی سائنسی تکنیک اور ثقافتی پیش رفت کی اساس مہیا کرتی ہے - ھم سب کے لیے لازم ہے کہ ھم تعلیم کو وہ توجہ اور احترام دیں جس کی وہ مستحق ہے - یہ ایک ھمہ جہتی مسئلہ ہے جسے حل کرنے کے لیے ھمہ پہلو کوشش کی ضرورت ہے -

۴۸ - آئندہ سال کے بجٹ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت صحت کے شعبے پر بتیس کروڑ اٹھارہ لاکھ روپے خرچ کیے جائیں گے ۔ اس پروگرام کے مقاصد میں دیہی علاقوں کو زیادہ سے زیادہ طبی سہولتیں بہم پہنچانا ، میڈیکل کالجوں میں تعلیمی معیار کو بلند کرنا اور ضلع اور تحصیل کے صدر مقامات کے ہسپتالوں کی حالت کو بہتر بنانا اور انہیں اعلی طبی سہولتوں سے آراستہ کرنا شامل ہے ۔ اس رقم میں سے بیالیس فیصد دیہی طبی پروگرام کے لیے وقف کیے گئے ہیں ، جب کہ اڑتیس فیصد طبی تعلیمی اداروں اور تعلیمی ہسپتالوں کے لیے مختص کیے گئے ہیں ۔ اگلے مالی سال میں چوالیس دیہی طبی مراکز مکمل ہوں گے جس سے دیہاتوں میں واقع ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد میں مزید تین سو باون بستروں کا اضافہ ہوگا ۔ اسی سال تیئس نئے دیہی طبی مراکز کی تعمیر کا کام شروع ہوگا اور دو سو بنیادی صحت کے یونٹ مکمل ہو جائیں گے ۔ اس کے ساتھ ہی مزید دو سو اسی بنیادی صحت کے یونٹوں کی تعمیر کے کام کا بھی آغاز کر دیا جائے گا ۔

۴۹ - دیہی علاقوں میں کام کرنے کے لیے ڈاکٹروں کی کمی کے باعث بنیادی ہیلتھ یونٹ سکیم مشکلات سے دوچار ہے لیکن اگلے سال سے جب ایک ہزار سے زیادہ نئے ڈاکٹروں کی خدمات حاصل ہونا شروع ہو جائیں گی تو ڈاکٹروں کی کمی سے پیدا ہونے والی مشکل دور ہو جائے گی ۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے شہروں اور دیہات کے مابین ڈاکٹروں کے باقاعدہ تبادلوں کی تجویز بھی زیر غور ہے اور اس سکیم پر جلد عملدرآمد شروع ہو جائے گا ۔ نرسوں اور ہسپتالوں سے متعلق دیگر عملے کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو بہت جلد بار آور ثابت ہوگی ۔

۵۰ - ۸۲-۱۹۸۱ کے شعبۂ صحت کے لیے جو دوسرے اقدامات کیے جا رہے ہیں ان میں نشتر میڈیکل کالج ملتان میں تین سو پچاس طلباء کے لیے اور علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں چھ سو طلباء کے لیے ہوسٹل کی رہائشی سہولتیں مہیا کرنا ، قصور اور وہاڑی کے صدر مقامات کے ہسپتالوں کے لئے تین سو پچاس مزید بستروں کا اہتمام ، ننکانہ صاحب ، کاموںکی ، گوجر خان اور پنڈ دادنخاں میں ہسپتالوں کی تعمیر سے دو سو چالیس بستروں کی فراہمی اور جنرل ہسپتال لاہور میں نیورو سرجری (NEURO-SURGERY) کے وارڈ کی تکمیل اور میو ہسپتال میں امراض چشم کے وارڈ اور بچوں کے وارڈ کے پہلے مرحلے کے مکمل ہونے پر ان ہسپتالوں میں مزید تین سو نوے بستروں کی فراہمی شامل ہے ۔

۵۱ - دیہی آبادی کے لیے صاف اور صحت مند پانی کی فراہمی بھی حکومت کے نزدیک اتنی ہی اہم ہے ، جتنا کہ دیہی طبی اور تعلیمی پروگرام ہیں ۔ اس پروگرام کے لیے دس کروڑ نو لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی

ہے ۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا محکمہ ۱۹۸۱-۸۲ میں اس پروگرام پر عملدرآمد کرے گا ۔ اس سکیم کے تحت پانی کی فراہمی کے چونسٹھ منصوبے ، اور پانی کے نکاس کے پندرہ منصوبے مکمل کیے جائیں گے ۔

۵۲ ۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے محکمہ کے تحت شہروں میں پانی کی فراہمی اور نکاسیٔ آب کی سینتیس سکیموں پر بھی عملدرآمد کیا جائے گا ، جس کے لیے آئندہ مالی سال میں پانچ کروڑ چھپن لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے ۔ ان میں سے پانی کی فراہمی کی سات اور پانی کے نکاس کی گیارہ سکیمیں مکمل ہونے پر مزید ساڑھے تین لاکھ ، اور تین لاکھ نو ہزار کی آبادی کو بالترتیب یہ سہولتیں حاصل ہو جائیں گی ۔

۵۳ ۔ پانی کی فراہمی اور نکاس کی یہ سکیمیں ان بڑی شہری سکیموں کے علاوہ ہیں جنھیں لاہور ، فیصل آباد اور ملتان میں وہاں کے ترقیاتی اداروں نے تکمیل پذیر کرنا ہے ۔ ان شہری اداروں کو ان کے ترقیاتی پروگراموں کے لیے چونتیس کروڑ اکانوے لاکھ روپے کی رقم دی گئی ہے ۔ اس رقم کا بہتر فیصد حصہ پانی کی فراہمی ، سیوریج اور نکاس کے منصوبوں پر خرچ ہوگا ۔

لاہور کا ترقیاتی ادارہ L D A مزید ایک لاکھ افراد کے لیے صاف پانی کی فراہمی کا بندوبست کرے گا اور مزید چار لاکھ پچاس ہزار افراد کو سیوریج کی سہولت حاصل ہوگی ۔ دو کروڑ روپے کی رقم سے یہ ادارہ اندرون لاہور کی حالت کو بہتر بنانے کی سکیموں کو بروئے کار لائے گا اور اس کے علاوہ گڑھی شاہو اور داتا نگر کے مقامات پر دو پلوں کی تعمیر کا آغاز کرے گا ۔

فیصل آباد میں پانی کی فراہمی ۔ سیوریج اور نکاس کے بڑے منصوبوں پر آئندہ مالی سال کام جاری رہے گا ۔ فیصل آباد ترقیاتی ادارہ F D A ، ڈجکوٹ روڈ پر ریلوے لائن کے اوپر پل کی تعمیر کے لیے منصوبہ بندی مکمل کر لے گا ، اور فیصل آباد شہر میں سیم کے سدباب کے لیے پچاس لاکھ روپے کی لاگت سے ٹیوب ویل نصب کرنے کی سکیم پر عمل پیرا رہے گا ۔

آئندہ مالی سال میں ملتان کے ترقیاتی ادارے نے جن منصوبوں پر عمل درآمد کرنا ہے ان میں سیوریج کے جامع منصوبے کا پہلا مرحلہ سیلاب کے پانی کا نکاس ، نئی سڑکیں ماسٹر پلان کی تیاری اور ترقیاتی ادارے کے عملے کے لیے ایک ہاسٹل کی تعمیر شامل ہیں ۔ ہم اس بات کے لیے بھی کوشاں ہیں کہ کوئی ایسی موثر ٹیکنیک دریافت کی جائے جس کی بدولت ایسی سکیموں پر ہونے والے اخراجات میں واضع کمی کی جا سکے ۔

۵۴ ۔ صوبے کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں لاہور ، فیصل آباد اور ملتان کے ترقیاتی اداروں کی رہائشی سکیموں کے لیے کوئی رقم مختص نہیں

تاکہ ضروری اشیاء کی رسد قائم رہے اور ان کی قیمتوں میں بھی ایک معقول ٹھہراو آجائے انتظامیہ نے اس سلسلے میں ذخیرہ اندوزوں اور دیگر بد عنوانیوں میں ملوث افراد کے خلاف سخت تعزیری کاروائی بھی کی ہے ۔

۵۷ - اگرچہ ان انتظامی اقدامات سے صورت حال پر کافی حد تک قابو پالیا گیا ہے ۔ لیکن اس سنگین مسلے کا موثر حل خود صوبے کے لوگوں کے ہاتھ میں ہے ۔ صرف لوگ ہی اپنی محنت شاقہ مستقل مزاجی اور دیانت داری سے اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے معیشت کے مختلف شعبوں میں پیداوار کو بڑھا سکتے ہیں تاکہ رسد اور مانگ کے مابین ایک صحت مند اور مستقل توازن قائم ہو جائے ۔ اسی طرح عوام ہی اپنے اخراجات کو کم کرکے اور کفایت شعاری کی عادت اپنا کر فروخت کنند گان کو اشیاء کی قیمتیں نیچے لانے پر مجبور کر سکتے ہیں ۔

۵۸ - میں نے اپنی تقریر میں صوبے کی معاشی ترقی کے لئے حکومت کی کارگردگی اور اس ضمن میں کافی حوصلہ افزا نتائج کا تفصیل سے ذکر کیا ہے ۔ میں نہایت انکساری سے یہ کہنا چاھتا ہوں کہ اگرچہ ھماری خامیاں اور ناکامیاں بھی بہت ہوں گی لیکن جو کچھ ہم نے کامیابی سے حاصل کیا ہے اسے بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا دیہات میں بجلی کی فراھمی ۔ دیہی طبی امداد آب رسانی اور زرعی پروگراموں کی کامیابی ایسے امور ہیں جن سے بے شمار دلوں کو بےپایاں مسرت نصیب ہوئی ہے ۔ شہری آبادی کی بہبود کے لئے جو کچھ کیا گیا ہے اس پر بھی فخر کرنا بےجا نہ ہوگا ۔

خواتین و حضرات ۔

۵۹ - اب میں ٹیکسوں کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاھوں گا ۔ آئندہ مالی سال میں کوئی نئے ٹیکس نہیں لگائے جائیں گے ۔ محض آبیانہ کی شرح میں ۲۵ فیصد اضافہ کا فیصلہ کیا گیا ھے جو ناگزیر تھا ۔

۶۰ - موجودہ ٹیکسوں میں بعض رعائتیں دی جا رہی ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے —

(۱) کرائے پر دیے جانے والے مکانوں کی پراپرٹی ٹیکس سے چھوٹ کی حد ۴۸۰ روپے سالانہ مالیت سے بڑھا کر ۷۲۰ روپے کر دی گئی ہے ۔

(۲) ایسے مکانوں کے لیے جن میں مالکان خود رہتے ہوں نظام تشخیص کو آسان بنایا جا رہا ہے تاکہ من مانی کاروائیوں کا امکان کم ہو جائے ۔ ان مکانوں کی تشخیص بالکل اس طرح ہو گی جیسے کرائے کے مکانوں کی ہوتی ہے ۔ لیکن انہیں پراپرٹی ٹیکس صرف ۱۲٫۵% کے حساب سے دینا ہو گا یعنی کرائے کے

کی گئی ۔ ایسی سکیمیں یہ ادارے یا تو خود اپنے وسائل سے مکمل کرتے ہیں، یا اس ضمن میں مالیاتی اداروں سے قرض حاصل کرتے ہیں اور انہیں اسی پالیسی پر گامزن رہنا چاہیے ۔ ہاؤسنگ اور فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ نے بعض شہری علاقوں میں مکانوں کی تعمیر کے لیے جو منصوبہ بندی کی ہے اس کے لئے آئندہ سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سات کروڑ سترہ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جو پلاٹوں کی فروخت سے حاصل ہوگی یہ محکمہ ایسی پانچ سکیمیں لاہور ٹاؤن شپ ۔ گجرات ۔ گوجر خاں ۔ ساھیوال اور رحیم یار خاں میں مکمل کر رہا ہے جس سے لوگوں کیلئے ساڑھے سات ہزار پلاٹ تیار ہو جائیں گے ۔

۵۵ - حکومت غریب طبقے کی رہائیشی مشکلات سے پوری طرح آگاہ ہے اور اسی لئے کچی آبادیوں پر توجہ دی گئی ہے ۔ لاهور میں ستانوے کچی آبادیاں ہیں جو سوکاری اور غیر سرکاری اور نجی زمین پر واقع ہیں ۔ ان میں سے سولہ کچی آبادیاں جو سات ہزار رہائشی مکانوں پر مشتمل ہیں اور پینتالیس ہزار افراد ان میں بستے ہیں تمام عمومی رہائیشی سہولتوں سے آراستہ کر دی گئی ہیں ۔ سترہ کچی آبادیوں میں یہ سہولتیں بہم پہنچائی جارہی ہیں چودہ کچی آبادیوں میں سے چار کچی آبادیاں دوسری جگہ منتقل کر دی گئی ہیں ۔ اور باقی دس کچی آبادیاں منتقلی کے مر حلے میں ہیں ۔ لاہور ترقیاتی ادارے نے ان کچی آبادیوں کو سہولتیں بہم پنہچانے کے کام کا اغاز ۱۹۷۶-۷۷ میں کیا تھا اور اب تک ان پر بارہ کروڑ پچانوے لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں ۔ فیصل آباد میں سولہ کچی آبادیاں جو چھ ہزار تین سو گھروں پر مشتمل ہیں دس کروڑ ترپن لاکھ روپے کے خرچ سے شہری سہولتوں سے فیضیاب ہوگئی ہیں ملتان میں دس ہزار مکانوں پر مشتمل اڑتیس کچی آبادیوں پر شہری سہولتیں بہم پہنچانے کے لیے دو کروڑ پچیس لاکھ روپے خرچ ہوئے ۔

۵۶ - کافی عرصے سے روزانہ استعمال کی اشیاء کی قیمتیں کافی بڑھتی رہی ہیں جس سے خصوصاً غریب لوگ محنت کش اور تنخواہ دار طبقے متاثر ہوئے ہیں ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مہنگائی کے بہت سے عوامل ایسے ہیں جن پر حکومت کو کوئی اختیار نہیں تاہم ہم نے بعض اقدامات کے ذریعے قیمتوں کو کسی حد تک مستحکم سطح پر برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے ڈویژن اور ضلع کی سطح پو قیمتوں کو کنٹرول کرنے کی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں تاکہ قیمتوں کے ڈھانچے پر کڑی نظر رکھی جا سکے ۔ بعض ضروری اشیاء کی قیمتیں مختلف طبقوں کے صلاح و مشورہ سے جن میں صنعت کار ۔ تاجر اور دوکاندار شامل ہیں ۔ مناسب سطح پر رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے ۔ ان اشیاء کی رسد کا بھی باقاعدہ جائزہ لیا جا رہا ہے ۔ اس سلسے میں مختلف شہروں میں جمعہ بازار بھی قائم کیے گئے ہیں

۶۲ ۔ ان رعائتوں کے باوجود جو مختلف ٹیکسوں میں دی گئی ہیں ہمیں امید ہے کہ سرکاری محصولات کی سطح میں کوئی نمایاں کمی نہیں ہو گی بشرطیکہ محکمہ ایکسائز اور ٹیکسیشن کے اہلکار اسی مستعدی اور جانفشانی سے کام لیں جو سال رواں میں دیکھنے میں آئی ۔

آخر میں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ۱۹۸۱-۸۲ کے بجٹ اور سالانہ ترقیاتی پروگرام کی کامیابی کا دارومدار اس امر پر ہو گا کہ ہم اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کس قدر قوت ارادی، عزم و ہمت اور جذبہ ایثار کو بروئے کار لاتے ہیں ۔ ہماری تمام عملی سرگرمیاں ایک گہرے احساس فرض اور جزبہ قربانی سے عبارت ہونی چاہیئے ۔ اس عمل میں عدل و انصاف سعئی پیہم اور حسن کارکردگی کے عناصر بھی بڑی اہمیت رکھتے ہیں ۔ اس بجٹ اور سالانہ ترقیاتی پروگرام کی کامیابی کے لئے میں آپ کی شمولیت اور تعاون کا خواہاں ہوں اور مجھے امید ہے کہ آپ اس میں بھرپور حصہ لیں گے ۔ اس سلسلے میں یہ کہنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کے لئے منصوبہ بندی کی گئی ہے یہ ان پر بھی اتنا ہی لازم ہے جتنا کہ منصوبہ بنانے والوں پر کہ وہ از خود ان میں دلچسپی لیں اور یہ اطمینان کریں کہ دی ہوئی رقوم کا استعمال صحیح ہو ۔ ان کو اور منتخب نمائندوں کو چاہیئے کہ وہ چوکنا رہیں اور بددیانت عناصر پر کڑی نظر رکھیں اس میں شک نہیں کہ ہمارے اخراجات پر چند ایک پابندیاں عائد کی گئی ہیں لیکن ہمیں اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے ۔ میرا ایمان ہے کہ اگر ہم محنت ایمانداری اور دیانت داری سے اپنے فرائض ادا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ انہی ذرائع کے اندر رہتے ہوئے اپنے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکیں ۔

مزید برآں دور اندیشی اور صیح منصوبہ بندی آپ کے تعاون وسائل کو مکمل طور پر بروئے کار لانے اور اعلی انتظامی ڈھانچے کی مدد سے ہم انشاء اللہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ ہمیں سرخ فیتے اور طویل اور پیچیدہ طریق کار کو ختم کرنا ہوگا تا کہ کام جلد اور سہل طریقہ سے ہوں اور بد دیانت عناصر کو بے ایمانی کرنے کے مواقع کم سے کم ملیں ۔

نیک تمناوں کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

پاکستان پائندہ باد

مکانوں کے مقابلے میں آٹھواں حصہ ایسے مکانوں کے لیے سابقہ معافی کی حد ۱۲۰۰ روپے سالانہ مالیت کی سطح پر برقرار رہے گی ۔

(۳) بیوائیں اور یتیم اب تک ۳۶۰۰ روپے کی سالانہ مالیت کے مکان کے لئے پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں ۔ اب انہیں یہ رعائت ایک مکان کی حد تک مالیت کی پابندی کے بغیر دی جائے گی ۔

(4) شہروں میں رہائشی سہولتوں کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ یہ سہولتیں آبادی کے اضافے کے مقابلے میں بہت پیچھے رہ گئی ہیں ۔ پچھلے چند سالوں میں تعمیری ساز و سامان کی قیمتوں میں بھی مسلسل اضافہ ہوا ہے ۔ اور کرائے بڑھتے جارہے ہیں ۔ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے ۔ کہ ان مکانات پر پہلے تین سال کے لئے کوئی پراپرٹی ٹیکس نہیں لگایا جائے گا ۔ جو رہائشی مقاصد کے لئے تعمیر کئے جائیں اور انہی مقاصد کے لئے استعمال ہوں ۔

(5) ڈراموں کی نمائش پر تفریحی ٹیکس کی شرح میں 50 فیصد کمی کر دی گئی ہے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ رعائت متعلقہ افراد کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی اور وہ اعلیٰ معیار کے ڈرامے پیش کریں گے اور پرائی تہذیب و تمدن کی عکاسی کرنے کی بجائے اپنے نصب العین اور قومی امنگوں کو اجاگر کریں گے ۔

(6) کھیلوں کے فروغ کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام کھیلوں کی نمائش تفریحی ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی ۔

(۷) نجی شعبہ میں ذرائع نقل و حمل کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ شہری روٹوں پر چلنے والی ایسی بسیں جن کے روٹ جزوی طور پر کسی بلدیاتی حدود کے اندر اور جزوی طور پر انکے باھر ہوں گے ان پر موٹر وھیکل ٹیکس کی شرح بین الشہر روٹوں پر چلنے والی بسوں کے ۱۶۸ روپے فی نشت سے کم کرکے بلدیاتی حدود میں چلنے والی موٹر گاڑیوں کی شرح ٹیکس کے مطابق ۸۸ روپے فی نشت کر دی گئی ہے ۔ بشرطیکہ ان کے روٹ کا ۶۰ فیصد حصہ کسی بلدیاتی حدود کے اندر ہو ۔

۶۱ ۔ یہ معذوروں کا سال ہے ۔ لہذا انہیں بھی بیواوں اور یتیموں کی طرح پراپرٹی ٹیکس میں رعائت دی جائے گی ۔ وہ موٹر گاڑیوں کے ٹیکس سے پہلے ہی مستثنےٰ ہیں ۔